روزنامہ (ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 8 ستمبر 2011ء 9 شوال 1432 ہجری 8 تبوک 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 205

عروس القرآن

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہر شے کے لئے ایک زینت ہوتی ہے اور قرآن کریم کی زینت سورۃ الرحمٰن ہے۔

(شعب الایمان للبیہقی، التاسع عشر، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی تخصیص سورمنہا بالذکر، جزء4صفحہ 116)

قرآن کریم کی آخری تین سورتوں کی جامع تشریح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پُر معارف درس القرآن

ہر قسم کے شر سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ کا سہارا ضروری ہے

30۔رمضان المبارک کی عالمی دعائیہ تقریب

حضور انور نے 31راگست 2011ء بمطابق 30 رمضان المبارک 1432ھ کو پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 4:33 پر بیت الفضل لندن میں درس القرآن ارشاد فرمایا۔

حضور انور نے سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی تلاوت فرمائی پھر حضور نے تینوں سورتوں کی الگ الگ پُر معارف اور پُر حکمت جامع تشریح فرمائی۔

حضور انور نے پہلے سورۃ الاخلاص کی تشریح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سورۃ میں بنیادی مذہبی عقیدہ توحید کا ذکر ہے اس لئے اس کے مختلف نام ہیں۔ مثلاً التفرید، التجرید، التوحید، المعرفہ، سورۃ الاساس، سورۃ النور اور سورۃ الاخلاص۔حضور انور نے ان سب ناموں کی مختصر تشریح بیان فرمائی۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس سورۃ کو رسول اللہ نے اعظم سورۃ کہا ہے اور آپؐ روزانہ سورۃ الاخلاص سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر سویا کرتے تھے اور اس سورۃ میں قل کہہ کر دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ الضالین کے مقابلہ پر آخری تین سورتیں ہیں۔ اصل تو سورۃ الاخلاص ہے باقی دو اس کی شرح ہیں۔

پھر حضور انور نے ایک ایک آیت کی الگ الگ پُر معارف تشریح بیان فرمائی۔

پھر حضور انور نے سورۃ الفلق کی تشریح اور فلق کے مختلف معنے بیان کرنے کے بعد ہر آیت کی الگ الگ تشریح بیان فرمائی اور فرمایا اس سورۃ میں مختلف قسم کے جو شر ہیں ان سے بچنے کی دعا سکھائی گئی ہے۔خاص طور پر آجکل میڈیا شر پھیلانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔اس سے بچنے کی دعا ہے۔پھر مخالفین احمدیت کے شر سے بچنے کی دعا ہے حاسد کے شر سے بچنے کی دعا ہے۔فرمایا ہر قسم کے شر سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ کا سہارا ضروری ہے اللہ ہی ہے جو تمام قسم کے شر سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔

حضور انور نے سورۃ الناس کی ہر آیت کی الگ الگ تشریح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سورۃ میں شیطانی طاقتوں کا ذکر ہے اور شیطانی وسوسوں اور ان کے حملوں سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ کی تین صفات کا واسطہ دیا گیا ہے۔ رب الناس، ملک الناس اور الٰہ الناس۔ شیطان بھی تین طرح ہی انسان کو گناہوں پر ابھارتا ہے۔فرمایا عبودیت کے اظہار اور اس کو اپنے اوپر لاگو کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی کو بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔ پھر آخر پر حضور انور نے دعاؤں کی تحریک فرمائی۔جس میں رسول اللہؐ کی آل اور خاندان مسیح موعود، عالم اسلام، نظام جماعت احمدیہ عالمگیر، واقفین زندگی، کارکنان و کارکنات اور دنیا کے ہر شخص کے لئے جو کسی بھی طرح معاشی اور معاشرتی مشکل، مصیبت اور پریشانی میں مبتلا ہے اللہ اس کی مشکلات دور فرمائے اور اپنا فضل فرمائے۔اس کے بعد حضور نے چند قرآنی دعاؤں، احادیث کی دعاؤں اور مسیح موعود کی دعاؤں کے کرنے کی خاص تحریک فرمائی۔

آخر پر حضور انور نے دعا کروائی جس میں ایم ٹی اے کی وساطت سے دنیا بھر کے احمدی شریک ہوئے۔

عبادت گزار

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

لوگوں میں سے سب سے زیادہ عبادت گزار ہی کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے ہیں۔

(کنزالعمال، جلداول صفحہ 257، کتاب الاذکار من قسم الاقوال، باب السابع فی تلاوۃ القرآن وفضائلہ حدیث نمبر 2257)

نماز ادا کرنے والے کو خوشخبری

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اکتوبر 2004ء میں فرماتے ہیں:۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ذرا غور کریں کہ اگر کسی کے دروازے کے پاس سے نہر گزرتی ہو وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ نہاتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کچھ بھی میل باقی رہ جائے گی؟ صحابہؓ نے عرض کی اس کی میل میں سے کچھ بھی باقی نہ رہے گا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے خطاؤں کو معاف کر دیتا ہے۔

(بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب الصلوات الخمس کفارۃ)

اب یہ حدیث عموماً بہت سارے لوگوں نے سنی ہوگی، ذہن میں ہوتی ہے۔ اگر کہیں حوالہ دینا ہو تو پیش بھی کر دیتے ہیں ...... ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی جگالی کرتے رہنا چاہئے، ان کو دوہراتے رہنا چاہئے۔ اب کون ہے دنیا میں جسے ذرا سا بھی خدا کا خوف ہو اور وہ یہ کہے کہ میں خطا کار نہیں ہوں یا میرے اندر کمزوریاں نہیں ہیں۔ تو مومن کے لئے خوشخبری ہے کہ تمہاری یہ ساری خطائیں، کمزوریاں، غلطیاں معاف ہو سکتی ہیں، دور ہو سکتی ہیں بشرطیکہ نمازیں باقاعدہ ادا کرنے والے ہو۔

(روزنامہ الفضل 4 دسمبر 2004ء)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء مرسلہ نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

9 ستمبر 2011ء

5:30 am	تلاوت
5:40 am	ان سائیٹ
5:55 am	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
6:40 am	لقاء مع العرب
7:45 am	تاریخی حقائق
8:15 am	قرآنک آرکیالوجی
9:00 am	ترجمۃ القرآن
10:10 am	جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2005ء
11:05 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس حدیث
11:30 am	تاریخی حقائق
12:05 pm	بستان وقف نو
1:05 pm	سرائیکی سروس
2:00 pm	راہ ھدیٰ
3:30 pm	انڈونیشین سروس
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
6:15 pm	تلاوت قرآن کریم
6:25 pm	درس حدیث
6:40 pm	زندہ لوگ
7:05 pm	بنگلہ سروس
8:25 pm	ریئل ٹاک
9:30 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 ستمبر 2011ء
11:00 pm	ایم ٹی اے عالمی خبریں
11:30 pm	مجلس انصار اللہ بیلجیئم اجتماع 2008ء

10 ستمبر 2011ء

12:25 am	یسرنا القرآن
1:00 am	فقہی مسائل
1:35 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 ستمبر 2011ء
3:00 am	ان سائیٹ
3:15 am	راہ ھدیٰ
5:00 am	ایم ٹی اے خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم
5:25 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
5:55 am	لقاء مع العرب
6:55 am	فقہی مسائل
7:30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 ستمبر 2011ء
8:40 am	سیرت صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
9:25 am	راہ ھدیٰ
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:35 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
12:10 pm	یسرنا القرآن
12:40 pm	جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2005ء
1:30 pm	سوال و جواب
2:35 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 ستمبر 2011ء
3:45 pm	انڈونیشین سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	زندہ لوگ
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:05 pm	بنگلہ سروس
8:10 pm	گلشن وقف نو
9:20 pm	راہ ھدیٰ
11:00 pm	ایم ٹی اے عالمی خبریں
11:15 pm	گلشن وقف نو

11 ستمبر 2011ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:15 am	انتخاب سخن
3:20 am	راہ ھدیٰ
5:00 am	ایم ٹی اے عالمی خبریں
5:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 ستمبر 2011ء
6:30 am	تلاوت قرآن کریم
6:40 am	لقاء مع العرب
7:40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 ستمبر 2011ء
9:10 am	درس حدیث
9:30 am	یسرنا القرآن
10:00 am	فیتھ میٹرز
11:05 am	تلاوت قرآن کریم
11:30 am	یسرنا القرآن
11:55 am	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:00 pm	فیتھ میٹرز
2:15 pm	جلسہ سالانہ ماریشس 2005ء
2:55 pm	انڈونیشین سروس
3:55 pm	سپینش سروس
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:20 pm	زندہ لوگ
6:00 pm	بنگلہ سروس
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 ستمبر 2011ء
8:15 pm	گلشن وقف نو
9:30 pm	فیتھ میٹرز
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:06 pm	ایم ٹی اے عالمی خبریں
11:30 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)

12 ستمبر 2011ء

12:45 am	ریئل ٹاک
2:00 am	پُرکشش کینیڈا
2:30 am	جلسہ سالانہ ماریشس
3:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 ستمبر 2011ء
4:15 am	رفقائے احمد
5:00 am	ایم ٹی اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:45 am	یسرنا القرآن
6:10 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
6:45 am	لقاء مع العرب
7:45 am	پُرکشش کینیڈا
8:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 ستمبر 2011ء
9:20 am	رفقائے احمد
10:00 am	فیتھ میٹرز
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
12:05 pm	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
12:50 pm	بستان وقف نو
2:00 pm	فرنچ پروگرام
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:15 pm	ہماری کائنات
5:05 pm	تلاوت
5:15 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
5:50 pm	زندہ لوگ
6:15 pm	بنگلہ سروس
7:15 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 نومبر 2005ء
8:20 pm	ہماری کائنات
9:05 pm	درس حدیث
9:20 pm	راہ ھدیٰ
11:00 pm	ایم ٹی اے عالمی خبریں
11:30 pm	عربی سروس

13 ستمبر 2011ء

12:35 am	لقاء مع العرب
1:35 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:10 am	بستان وقف نو
3:15 am	ہماری کائنات
4:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25 نومبر 2005ء
5:05 am	ایم ٹی اے عالمی خبریں
5:20 am	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
6:00 am	تلاوت قرآن کریم
6:20 am	ان سائیٹ
6:30 am	لقاء مع العرب
7:35 am	سیرت النبی ﷺ
8:15 am	فرنچ پروگرام
9:15 am	نماز کی اہمیت
10:15 am	جلسہ سالانہ ماریشس
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:30 am	ان سائیٹ
12:00 pm	Unity of God
12:10 pm	یسرنا القرآن
12:40 pm	گلشن وقف نو
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشن سروس
4:00 pm	سندھی سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:20 pm	زندہ لوگ
5:55 pm	ان سائیٹ
6:05 pm	بنگلہ سروس
7:05 pm	لجنہ اماء اللہ یو۔کے اجتماع
8:05 pm	یسرنا القرآن
8:30 pm	تاریخی حقائق
9:25 pm	راہ ھدیٰ
11:00 pm	ایم ٹی اے عالمی خبریں
11:30 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)

14 ستمبر 2011ء

12:35 am	عربی سروس
1:35 am	ان سائیٹ
1:50 am	گلشن وقف نو
3:05 am	لجنہ اماء اللہ یو۔کے اجتماع
4:05 am	ریئل ٹاک
5:10 am	ایم ٹی اے عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:50 am	یسرنا القرآن
6:30 am	لقاء مع العرب
7:35 am	عربی سیکھئے
8:30 am	Unity of God
8:45 am	سوال و جواب
9:55 am	لجنہ اماء اللہ یو۔کے اجتماع
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور دعائے مستجاب
11:50 am	یسرنا القرآن
12:15 pm	حضرت مسیح ناصریؑ کا اصل پیغام
12:50 pm	چلڈرن کلاس
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس

باقی صفحہ 7 پر

محمد طاہر ندیم صاحب۔ عربی ڈیسک یو۔کے

مصالح العرب۔عرب اور احمدیت

(قسط نمبر 25)

الجزائری نمائندہ احتفال العلماء کی ربوہ میں آمد

کراچی میں ''احتفال العلماء'' کا ایک سہ روزہ اجلاس 16-17-18 فروری 1952ء کو منعقد ہوا جس میں مسلم ممالک کے 43 علماء نے شرکت کی۔ 21 علماء پاکستان کے تھے اور 22 ایران، انڈونیشیا، عراق، افغانستان، مصر، شام، ہندوستان اور الجیریا سے تشریف لائے۔ اجلاس نے متفقہ قرار داد کے ذریعہ استعماری طاقتوں کو خبردار کیا کہ وہ کشمیر اور تمام دوسرے اسلامی ممالک کے متعلق اپنی پالیسی فوراً بدل لیں ورنہ امن عالم خطرہ میں پڑ جائے گا۔

(زمیندار لاہور 19 رفروری 1952ء صفحہ 1)

اجلاس میں الجزائر کی نمائندگی علامہ محمد بشیر الابراہیمی الجزائری نے کی جو اس ملک کے ایک مقتدر عالم اور قریباً 130 سکولوں کے نگران و ناظم تھے۔ علامہ موصوف اجلاس کے بعد کراچی میں کچھ عرصہ قیام کے بعد 5 مئی 1952ء کو مرکز احمدیت میں تشریف لائے۔

آپ کے اعزاز میں لجنہ اماءاللہ مرکزیہ کے ہال میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں ربوہ کے عربی دان بزرگ اور اصحاب خصوصیت سے شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن عظیم کے بعد الجزائری مندوب کے ترجمان محمد عادل قدوسی صاحب نے آپ کا تعارف کرایا۔ پھر اہل ربوہ کی طرف سے مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری مربی بلاد عربیہ و پرنسپل جامعہ احمدیہ نے خوش آمدید کہا۔ آپ نے سب سے پہلے معزز مہمان کا شکریہ ادا کیا کہ وہ گرمی کے موسم میں سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے ربوہ تشریف لائے جہاں نئی بستی ہونے کی وجہ سے نہ اشجار ہیں نہ پانی کی کثرت اور نہ یہ کوئی بڑا شہر ہے گو انشاءاللہ ربوہ ایک بڑا شہر بن جائے گا لیکن فی الحال اس کی حیثیت ایک چھوٹی سی بستی کی ہے جس میں شہروں جیسے آرام و سامان میسر نہیں آسکتے۔ ازاں بعد آپ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ کے تمام ممبر چھوٹے اور بڑے مرد اور عورتیں سب کے دماغ میں صرف ایک ہی بات سمائی ہوئی ہے اور وہ یہ کہ......کو تمام دنیا میں پھیلانا اور تمام......کو وحدت کے رشتہ میں پرونا ہے۔ مولانا ابوالعطاء صاحب کی تقریر کے بعد جناب علامہ محمد بشیر ابراہیمی نے الجزائری مسلمانوں کی فرانسیسی انقلاب کے خلاف تحریک آزادی کا ذکر کرتے ہوئے اپنی جدوجہد آزادی پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ کس طرح طویل جدوجہد کے بعد الجزائر کو غلامی سے نجات ملی۔

آخر میں آپ نے فرمایا یہاں میں اجنبیت محسوس نہیں کرتا کیونکہ کثرت سے ایسے لوگ موجود ہیں جو عربی زبان مادری زبان کی طرح بول سکتے ہیں۔

آپ کی تقریر کے بعد حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے صدارتی خطاب میں جماعت احمدیہ کی خدمات کا تذکرہ فرمایا اور دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی۔

(الفضل 11 مئی 1952ء صفحہ 5) (تاریخ احمدیت جلد 15 صفحہ 119-120)

عبدالوہاب العسکری کی ربوہ میں آمد

الحاج الدکتور عبدالوہاب العسکری (ایڈیٹر ''السلام البغدادیہ'') آپ عراق کی طرف سے موتمر عالم اسلامی کے نمائندہ تھے۔ 1951ء کے شروع میں سلسلہ احمدیہ کے جدید مرکز ربوہ میں تشریف لائے۔ 24 رجنوری کو جامعۃ المبشرین میں آپ کے اعزاز میں ایک اہم جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبشر دمشق نے کی۔ اس جلسہ میں الدکتور عبدالوہاب العسکری نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

''تقسیم ملک کے بعد جو تباہی آئی اس سے جس طرح دوسرے......محفوظ نہیں رہے آپ لوگ بھی اس کی زد سے نہیں بچ سکے۔ لیکن اتنی بڑی تکالیف کو برداشت کرنے کے بعد اس علاقہ میں آپ جس قسم کی جدوجہد کر رہے ہیں اور اپنی زندگی کا جو ثبوت آپ لوگوں نے پیش کیا ہے وہ ہمارے لئے قابل تقلید ہے اور میں اسے دیکھ کر بہت خوش ہوا ہوں۔ سبقت کی جو روح آپ لوگوں میں پائی جاتی ہے اور آپ جس تیز رفتاری سے ترقی کر رہے ہیں بلاشک یہ حضرت صاحب القائم الجلیل امام جماعت احمدیہ کی خاص توجہات کا نتیجہ ہے''۔

پھر کہا:۔

''میں نے آپ کی جماعت کو بہترین جماعت پایا ہے جو نیکی کا حکم دیتی ہے نماز قائم کرتی ہے زکوۃ دیتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے جو کچھ انہیں دیا ہے خرچ کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے رستہ میں جہاد کرتی ہے۔ ان صفات کی مالک جماعت اس لائق ہے کہ اس کا مستقبل شاندار اور روشن ہو کیونکہ خدا تعالیٰ اپنے مومن بندوں کی ہمیشہ مدد کرتا ہے''۔

(الفضل 7 تبلیغ 1330ہش صفحہ 4)

(وطن جانے کے بعد الدکتور عبدالوہاب العسکری نے اپنی کتاب ''مشاھداتی فی سماء الشرق'' میں بھی یہی رائے ظاہر کی۔

(ملاحظہ ہو تاریخ احمدیت جلد نمبر 8 صفحہ 140)

حضرت مصلح موعود کا اہم پیغام فلسطینی احمدیوں کا نام

حضرت مصلح موعود نے 15 مئی 1948ء کو رتن باغ کے مشاورتی اجلاس میں ارشاد فرمایا کہ:

''شام والوں کو لکھا جائے کہ کسی نہ کسی طرح کبابیر والوں کو اطلاع دیں کہ تنگی کے دن ہیں صبر سے گزار لیں اور کسی قیمت پر بھی کبابیر کی زمین یہود کے پاس فروخت نہ کریں۔

(تاریخ احمدیت جلد 12 صفحہ 122)

خلافت کی اطاعت کی برکات

فلسطینیوں کی جدوجہد کو نقصان پہنچانے والے عوامل میں سے ایک یہ بھی تھا کہ اکثر فلسطینیوں نے اپنے علاقوں سے ہجرت کرنی شروع کر دی اور جو باقی رہ گئے انہوں نے بھاری رقوم کے بدلے یہودیوں کو اپنی جائیدادیں فروخت کر دیں۔ مہاجر ہو کر جب یہ مظلوم دیگر ممالک میں گئے تو وہاں ان کو خیمہ بستیوں میں رہنا پڑا اور معمولی ماہانہ وظیفہ پر گزارا کرنا پڑا۔ ایسے حالات میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی اہل کبابیر کو یہ نصیحت کہ تنگی کے دن ہیں صبر سے گزار لیں اور کسی قیمت پر بھی کبابیر کی زمین یہود کے پاس فروخت نہ کریں نہایت پرحکمت تھی۔ اس پر عمل کر کے نہ صرف فلسطینی احمدیوں نے اپنی زمین وجائیداد اپنے قبضہ میں رکھی بلکہ دربدر کی ٹھوکروں سے بھی محفوظ رہے۔

جاہلیت میں اہل عرب کی خوبیاں

مئی 1947ء میں شام کے مخلص احمدی مکرم منیر الحصنی صاحب قادیان میں تھے۔ اس موقعہ پر آپ نے 21 مئی 1947ء بعد نماز مغرب زمانہ جاہلیت میں اہل عرب کی خوبیوں کے موضوع پر عربی میں تقریر کی۔ جس کے بعد پروگرام کے مطابق دوستوں کو سوالات کا موقع دینا تھا لیکن ان کی تقریر کے بعد چونکہ وقت کم رہ گیا تھا اس لئے دوستوں کو سوالات کا موقع نہ مل سکا۔ تاہم 26 مئی کو نماز مغرب کے بعد مجلس عرفان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا:۔

السید منیر الحصنی صاحب کا لیکچر تو اُس روز ہو گیا تھا مگر سوالات کا حصہ رہ گیا تھا اس کے متعلق دوستوں کو اب موقع دیا جاتا ہے اگر دوستوں نے کچھ سوالات کرنے ہوں تو وہ کر سکتے ہیں۔

اس پر تین دوستوں نے سوالات کئے اور معزز لیکچرار نے ان کے جوابات دیئے۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے نہایت علمی رنگ میں بعض امور بیان فرمائے۔ چونکہ ان امور کا عرب ممالک کی سیاسی وادبی تاریخ سے بہت گہرا تعلق ہے اور انکے بعض پہلوؤں پر نہایت بصیرت افروز روشنی ڈالی گئی ہے اس لئے ہم ان کو مختصراً یہاں درج کر دیتے ہیں۔ حضور نے فرمایا:

''یہ تقریر جو منیر الحصنی صاحب نے کی ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ عرب کے لوگوں میں قبل از اسلام بھی بعض خوبیاں پائی جاتی تھیں اور جن دوستوں نے اعتراضات کئے ہیں انہوں نے کہا ہے کہ آیا یہ خوبیاں اُن عربوں میں عام تھیں یا خاص۔ اگر یہ خوبیاں ان میں عام پائی جاتی تھیں تو قرآن کریم کی اس آیت کا مفہوم جو ہم لیتے ہیں غلط قرار پاتا ہے کہ ظَهَرَ الْفَسَادُ اور اگر وہ خوبیاں خاص خاص لوگوں میں پائی جاتی تھیں تو کچھ خوبیاں تو قریباً ہر قوم میں ہی پائی جاتی ہیں اور اس وجہ سے عربوں کی کوئی خصوصیت باقی نہیں رہتی......

اصل بات یہ ہے کہ منیر الحصنی صاحب شام سے آئے ہوئے ہیں اور اس وقت شام اور لبنان میں ایک تحریک پیدا ہو رہی ہے جس سے وہ متاثر ہیں اور اسی سے متاثر ہو کر انہوں نے یہ مضمون بیان کیا ہے لیکن اس امر کو میں بعد میں کسی وقت بیان کروں گا پہلے میں پس پردہ والے حصہ کو لیتا ہوں اور بتانا چاہتا ہوں کہ وہ کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ عرب میں کچھ عیسائی آباد ہیں اور کچھ مسلمان، عیسائی کم ہیں اور مسلمان زیادہ ہیں۔ جب عربوں کا ترکوں کے ساتھ اختلاف ہوا اور عربوں نے دیکھا کہ ترک ہمیشہ ہم پر مظالم کرتے آئے ہیں اور انہوں نے ہماری آزادی کی راہ میں رُکاوٹیں ڈالی ہیں تو ان کے اندر حریت اور آزادی کی روح بیدار ہوئی۔ سیاسی طور پر جب کسی ملک میں آزادی کی روح پیدا ہوتی ہے تو وہ ساری قوموں کے اتحاد کی خواہاں ہوتی ہے۔ جب عربوں کے اندر آزادی کی روح پیدا ہوئی اور اُنہوں نے بلالحاظ مذہب وملت ایک ہونا چاہا تو جیسا کہ تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ صرف مستقبل کے حالات پر نظر کر کے قومیں ایک نہیں ہوسکتیں

بلکہ اتحاد کے لئے ماضی کی روایات پر بھی حصر کیا جاتا ہے اور پُرانی باتوں کو تاریخوں سے نکال نکال کر کہا جاتا ہے کہ ہم ایک ہیں اس لئے ہمیں دشمن کے مقابلہ میں متحد ہو جانا چاہئے ......اگر ایک قوم اپنے آپ کو الگ قرار دے دے اور دوسری الگ تو اتحاد کس طرح ہو سکتا ہے۔ عرب کے متعصّب عیسائی پادریوں نے جب دیکھا کہ اتحاد کی کوششیں ہو رہی ہیں تو انہوں نے اس سے ناجائز فائدہ اُٹھانا چاہا اور انہوں نے یہ کوششیں شروع کر دیں کہ عرب چاہے متحد ہو جائے لیکن عیسائیت کو غلبہ حاصل ہو جائے۔ چنانچہ میں نے اسی قسم کے متعدد پادریوں کی بعض کتابیں پڑھی ہیں جن میں انہوں نے یہ ثابت کرنے کے کوشش کی ہے کہ عربی زبان اصل میں اریمک یعنی آرامی زبان ہے اور اسی زبان کی مدد سے عربی زبان نے ترقی اور ارتقاء حاصل کیا ہے۔ ان عیسائی مصنفین نے عربی الفاظ اریمک زبان کی طرف منسوب کرنے کی کوشش کی ہے مثلاً **استفْعال** کا لفظ ہے، انہوں نے یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ **است اریمک** لفظ ہے اور اسی سے عربوں نے **استفعال** بنالیا ہے یا **ان اریـــمک** لفظ ہے اور اسی سے عربوں نے انفعال بنالیا ہے حالانکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے اس موضوع پر بحث فرمائی ہے حقیقت یہ ہے کہ عربی زبان اپنے اندر بہت بڑا فلسفہ رکھتی ہے اور یہ فلسفہ کسی اور زبان میں نہیں پایا جاتا۔ مثلاً دوسری زبانوں میں الفاظ زبان کی اصل ہیں لیکن عربی زبان میں الفاظ نہیں بلکہ حروف زبان کی اصل ہیں۔ شـــرب عربی زبان میں پینے کو کہتے ہیں مگر یہ معنی شرب کے نہیں بلکہ ش ر ب کے ہیں چنانچہ اس کا ثبوت یہ ہے کہ ش ر ب کسی ترتیب سے عربی میں آجاویں ان کے مرکزی معنی قائم رہیں گے خواہ ش ر ب ہو، خواہ ش ب ر ہو، خواہ ر ب ش ہو۔ غرض ہر حالت میں مرکزی معنی قائم رہیں گے گویا عربی زبان میں حروف، ترتیب حروف اور حرکات حروف کے مجموعہ سے لفظ کے معنی پیدا ہوتے ہیں اور یہ قاعدہ ایسا ہے کہ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے جب قدیم ترین زبانوں کو دیکھا جائے تو قاعدہ ابدال کے مطابق تغیرات کے ساتھ ہزاروں ایسے الفاظ ان میں پائے جاتے ہیں جو اصل میں عربی ہیں اور چونکہ ان لفظوں کو نکال کر وہ زبانیں بالکل بے کار ہو جاتی ہیں اس لئے ماننا پڑتا ہے کہ وہ زبانیں مستقل نہیں بلکہ عربی سے ہی متغیر ہو کر بنی ہیں لیکن انہوں نے اریمک زبان کو عربی زبان پر فضلیت دینے کے لئے یہ کہہ دیا کہ عربی زبان نقل ہے اریمک زبان کی، جو درحقیقت یہودیوں کی زبان تھی۔ دوسری تدبیر انہوں نے یہ کی کہ یہ کہنا شروع کر دیا کہ عرب کے مشہور اور اعلیٰ درجہ کے تمام شعراء عیسائی تھے۔ چنانچہ اس کے ثبوت میں انہوں نے قیس اور **اخطل** اور دوسرے شعراء کے نام پیش کر دیئے اور کہا کہ عرب کے اعلیٰ درجہ کے شاعر سب عیسائی تھے اور انہوں نے ہی عربی زبان کو معراج کمال تک پہنچایا ہے۔ گویا اس وجہ سے کہ مسلمان چاہتے تھے ہم ترکوں کے مقابلہ میں متحد ہو جائیں عیسائی پادریوں نے جو سخت متعصّب تھے سمجھا کہ اس سے زیادہ اچھا موقع عیسائیت کے غلبہ کا اور کوئی ہاتھ نہ آئے گا اور یہ ایسا وقت ہے کہ ہم جو کچھ بھی کہیں گے مسلمان قبول کرتے جائیں گے اور ہماری کسی بات کی تردید نہیں کریں گے۔ اُس وقت حالت بالکل ایسی ہی تھی کہ اگر مسلمان عیسائیوں کی ان باتوں کی تردید کرتے اور کہتے کہ شعراء تمہارے نہیں بلکہ ہمارے اچھے ہیں تو آپس میں اُلجھ کر رہ جاتے اس لئے مسلمانوں نے اسی میں اپنی بھلائی سمجھی کہ ان کی کسی بات کی نفی نہ کی جائے تاکہ یہ ہم سے خوش ہو جائیں۔ پس مسلمانوں کی اس مجبوری سے ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہوئے متعصب عیسائیوں نے اپنی کتابوں میں بے حد مبالغہ سے کام لیا اور یہ ثابت کرنا چاہا کہ عربی لغت اریمک کی ممنون احسان ہے اور عربی زبان میں جس قدر ترقی ہوئی ہے وہ عیسائی شعراء کے ذریعہ ہوئی ہے۔ ...... باقی رہا اصل سوال تو وہ یہ ہے کہ اگر اسلام سے پیشتر بھی عربوں کے اندر خوبیاں پائی جاتی تھیں تو اسلام کی فوقیت اور اُس کا **مَـــابـــہ الْامتیــاز طُرّہ** کیا ہوا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ کسی قوم کے اندر بعض خوبیاں چاہے وہ قومی ہوں یا انفرادی پایا جانا اور بات ہے اور ایک ایسی خوبی اس کے اندر ہونا جو اُسے تمام دنیا کا اُستاد بنا دے اور بات ہے۔ اسلام یہ نہیں کہتا کہ عربوں کے اندر پہلے کوئی خوبی نہ تھی اور نہ ہی ظَهَـــرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کا یہ مفہوم ہے کہ اسلام سے پہلے عربوں میں کوئی خوبی نہ تھی"۔

......اس کے بعد حضور نے مختلف واقعات کی روشنی میں مفصل طور پر اس مضمون پر روشنی ڈالی اور آخر پر فرمایا:

عربوں نے اس طرح اسلام کو قبول کیا اور پھر ساری دنیا میں پھیلایا کہ دنیا حیران رہ گئی اور وہ ایک قلیل عرصہ میں دنیا کے معتدبہ حصہ پر اسلام پھیلانے کا موجب ہوئے۔ پس عربوں کا بالقوہ نیکی کا انکار کوئی اندھا ہی کرے تو کر سکتا ہے لیکن عقل اور دماغ رکھنے والا انسان کبھی اس حقیقت کا انکار نہیں کر سکتا کہ عربوں کے اندر جو بالقوہ نیکی موجود تھی وہ اور کسی قوم کے اندر نہ تھی۔

(الفضل 3،5،7،8،9،12، 12رستمبر 1961ء)

(آخر العربی العدد 592 یونیو 3891 ص 54 الی 94)

مکرم رانا عبدالرزاق خاں صاحب

حضرت مسیح موعود کی علمی و عملی خدمت قرآن

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرمایا آپ نے بھولی بھٹکی انسانیت کو پھر سے یاد دلایا کہ تمہاری نجات کی راہ صرف اور صرف قرآن ہے۔ اگر قرآن مجید کو صحیح معنوں میں اپنا لیا جائے تو ہمارے تمام تنازعات حل ہو جاتے ہیں اور ہماری روح کی تسکین بھی اسی آسمانی کتاب میں ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود نے اپنی تمام زندگی خدمت قرآن کے لئے وقف کر دی اور ایک ایسی جماعت قائم کی ہے جو رہتی دنیا تک اس خدمت کو جاری رکھے گی۔ حضرت مسیح موعود کی خدمت قرآن کو مندرجہ ذیل حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

الف۔ آپ نے لوگوں کو قرآن مجید کی طرف توجہ دلائی۔

ب۔ آپ نے قرآن کریم کے متعلق اپنوں اور غیروں کی غلط فہمیاں دور فرمائیں اور قرآن کریم کے صحیح مقام سے روشناس فرمایا۔

ج۔ عملی طور پر آپ کی خدمت قرآن یعنی اس کی جدید علوم کے مطابق تفسیر کی اور آپ کی تصانیف میں بھی قرآن کریم کی برتری ثابت کی گئی ہے۔

د۔ قرآنی تعلیم کے رواج کے لئے ایک عالمگیر سلسلہ اخوت قائم کیا اور تمام دنیا کو قرآنی معارف سے روشناس کرایا۔

اب میں آپ کی خدمت قرآن پر تفصیلاً روشنی ڈالوں گا۔ یعنی اول قرآن کریم سے متعلق پیدا شدہ غلط فہمیوں کا رد اور دوسرے حصہ میں عملی طور پر آپ کی خدمت یعنی اشاعت تعلیمات قرآنیہ۔

غلط فہمیوں کا ازالہ

نمبر1۔ آپ نے دنیا کو بتایا کہ قرآن کریم ایک جامع اور مکمل کتاب ہے۔ جس میں زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق پوری پوری تعلیم درج ہے۔ گزشتہ انبیاء کی کتب چونکہ مکمل نہیں تھیں اس لئے لوگوں میں قرآن کریم کے متعلق بھی یہ غلط فہمی پائی جاتی تھی کہ شاید یہ کتاب بھی مکمل نہیں ہے لیکن حضرت مسیح موعود نے اس غلط عقیدہ کی پُر زور تردید فرمائی اور خود قرآن کریم سے ہی ثابت کر دیا کہ یہ ایک جامع اور کامل کتاب ہے۔ آیت **الیوم اکملت لکم دینکم** کے مطابق شریعت کا مکمل ہونا ثابت ہے۔ قرآن کریم کی صحت کے متعلق بھی اس زمانہ میں لوگوں میں شبہات پائے جاتے تھے۔ لیکن حضرت مسیح موعود نے مختلف کتب شائع کر کے قرآن کریم کی صحت کو تاریخی اعتبار سے ثابت کر دیا اور دُشمنان دین حق کے اس بارے میں قرآن کریم پر اعتراضات کے مدلل جوابات دیئے۔ اور ان کا منہ بند کر دیا۔ جماعت احمدیہ کے نزدیک قرآن پاک ایسی مدلل اور معقول کتاب ہے کہ اس نے اپنے دعویٰ کیلئے خود عقلی دلیل بیان فرمادی ہے۔ حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں۔ "قرآن کریم نے اپنے منجانب اللہ ہونے اور آنحضرت ﷺ کی رسالت کے بارے میں صرف دعویٰ ہی نہیں کیا بلکہ اس دعویٰ کو مضبوط اور قوی دلیلوں کے ساتھ ثابت کر دیا ہے۔"

(نور القرآن نمبر 1 روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 335)

نمبر2۔ قرآن کریم کے بارہ میں ایک اور بڑی غلط فہمی یہ پائی جاتی تھی کہ اس کی آیات میں تناقص پایا جاتا ہے بعض آیات بعض دوسری آیات کا رد کر دیتی ہیں جس کی وجہ سے ناسخ و منسوخ کا عقیدہ پیدا ہو گیا۔ علماء نے غلط فہمی کی بناء پر ان آیات کی فہرستیں شائع کیں جو کہ منسوخ ہو چکی تھیں بعض کے خیال میں ان کی تعداد پانچ سو تک تھی۔ بعض تین سو بتاتے تھے۔ اور بعض کے نزدیک ایسی آیات صرف پانچ تھی۔ بہرحال سب کا اجماع تھا کہ کچھ آیات منسوخ ضرور ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ جب بھی لوگوں کو کسی آیت کے معنے سمجھ نہیں آتے تھے یا اس پر عمل نہ کرنا چاہتے تھے۔ تو اسے منسوخ قرار دے دیتے۔ یہ فتنہ اس قدر زور پکڑ گیا تھا کہ اگر وقت پر اس کا علاج نہ کیا ہوتا تو خطرہ تھا کہ قرآن کریم کی کسی آیت پر بھی ایمان نہ رہے۔ اس غلط عقیدہ کی اصلاح بھی حضرت مسیح موعود نے نہایت شد و مد کے ساتھ فرمائی۔ جماعت احمدیہ کے نزدیک قرآن پاک کی کوئی آیت، اس کا کوئی حکم، اور اس کا کوئی حرف منسوخ نہیں ہوا اور نہ ہو سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں۔ "اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام من جانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو۔"

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 ص 170)

نمبر 3۔ پھر آپ نے یہ غلط فہمی بھی دُور فرمائی کہ قرآن کریم میں تقدیم و تاخیر ہو سکتی ہے۔ تقدیم و تاخیر کا جھگڑا مدتوں سے چل رہا تھا اور اکثر مفسرین اس کے قائل تھے۔ حالانکہ ان پر قرآن کریم کے پورے معنی اور مطالب ابھی نہیں کھلے تھے۔ یہ عقیدہ بھی نہایت نقصان دہ تھا۔ اور حضرت مسیح موعود نے اس کی پُر زور تردید فرمائی اور جو آیات اس ضمن میں مفسرین کی طرف سے پیش کی جاتی تھیں۔ ان کی تفسیر خود لوگوں کو سمجھائی۔ اور ثابت کیا کہ قرآنی آیات ہر لحاظ سے صحیح اور درست ہیں۔ کیا بلحاظ گرائمر کے، اور کیا واقعات

اوراسلوب بیان کے لحاظ سے۔حضرت مسیح موعود تحریرفرماتے ہیں۔''قرآن کریم ظاہری ترتیب کا اشدالتزام رکھتا ہےاورایک بڑا حصہ قرآنی فصاحت کااسی سے متعلق ہےاس کی وجہ یہ ہے کہ ترتیب کا ملحوظ رکھنا بھی وجوہ بلاغت میں سے ہے بلکہ اعلیٰ درجہ کی بلاغت یہی ہے''۔

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد15 صفحہ 456)

''ہم قرآن کی ترصیع اور ترتیب کو زیروزبر نہیں کرسکتے اور نہ اس میں اپنی طرف سے بعض فقرات ملاسکتے ہیں۔اگرایسا کریں تو عنداللہ مجرم اورقابل مواخذہ ہیں''۔

(اتمام الحجہ روحانی خزائن جلد8 صفحہ 291)

نمبر4۔علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود نے یہ بھی ثابت فرمایا کہ قرآن کریم میں بیان کردہ واقعات تاریخی لحاظ سے بالکل صحیح اور درست ہیں۔بہت سے ایسے واقعات قرآن کریم میں موجود تھے۔جن کی تصدیق پہلے تاریخی کتب سے نہیں ہوتی تھی۔لیکن بعدازاں دوبارہ تحقیق کرنے پرقرآنی واقعات ہی درست ثابت ہوئے۔پرانے زمانہ میں واقعات ریکارڈ کرنے کا کوئی انتظام نہ تھا۔بہت سے واقعات کا علم قطعاً نہ تھا۔گو بائیبل میں بہت سے واقعات کا ذکر موجود ہے۔مگران میں بہت کچھ ردو بدل ہو چکا ہے اور ابھی تک جاری ہے۔لہٰذا ان کوتو کوئی بھی پورا صحیح نہیں مانتا۔اورنہ ہی عقل ان میں سے بعض کوتسلیم کرتی ہے۔مگرقرآن کریم جو واقعات بیان کرتا ہے وہ بالکل صحیح ہیں۔جماعت احمدیہ کے نزدیک قصص قرآنی صرف گزشتہ واقعات ہی نہیں بلکہ انہیں پیشگوئیوں کے رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔

نمبر5۔قرآن پرایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ اس میں ایک ہی قصہ کو بار بار بیان کیا گیا ہے۔حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ کسی قصہ کو بار بار بیان کرنے میں کوئی حکمت ہوتی ہے اور یہ تکرار بامعنی ہوتا ہے۔مثلاً پھول ہے اس میں آٹھ دس مختلف پتیاں دائرہ میں اپنی اپنی جگہ قائم ہوتی ہیں۔اورسب کی سب ایک جیسی ہوتی ہیں۔کیا کوئی کہہ سکتا کہ یہ پھول بہت براہے۔کیونکہ اس میں تکرار پایا جاتا ہےاورساری پنکھڑیاں ایک جیسی ہی ہیں۔اسی طرح قرآن کریم میں بعض امور کے تکرار کی مثال بھی اس پھول ہی کی طرح ہے۔جس میں بہت سی ایک جیسی پتیاں پائی جاتی ہوں۔الغرض آپ نے اس اعتراض کو بھی ردّ کردیا اور قرآن کریم کی شان کودوبالاکردیا۔

حضرت مسیح موعودتحریرفرماتے ہیں۔

''قرآن شریف میں جس قدرقصے بیان کئے گئے ہیں ان کی تحریر سے صرف یہی غرض نہیں کہ گزشتہ لوگوں کے نیک کام اور بدکام پیش کرکے ان کا انجام سنادیا جائے۔تا وہ رغبت یا عبرت کا ذریعہ ہوں۔بلکہ یہ بھی غرض ہے کہ ان تمام قصوں کوپیشگوئی کے رنگ میں بیان کیا گیا ہے''

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد23 صفحہ 156)

نمبر6۔قرآن کریم کے متعلق ایک قابل اعتراض اورغلط خیال لوگوں میں قائم ہوگیا تھا کہ وہ حدیث کوقرآن پرمقدم جانتے تھے اورحدیث کے فیصلے کوقرآنی فیصلے پرقاضی ٹھہراتے تھے۔ایک بہت بڑا فرقہ حدیث کو قرآن پر ترجیح دیتے تھے۔حضرت مسیح موعود نے اس فتنے کا ڈٹ کرمقابلہ کیااوراپنی پوری عمرقرآن کریم کوحدیث پرمقدم کرنے کے لئے کوشش کرتے رہے اوراپنی بہت سی تصانیف میں صرف اسی مسئلہ پربحث کی ہے۔لوگوں کے ذہنوں میں قرآن کا مقام پیدا کرنا یقیناً آپ کا عظیم الشان کارنامہ ہے۔حضرت مسیح موعود نے اس بارے میں ایک اصول بھی بیان فرمایا ہے اوروہ یہ ہے کہ اگرکسی حدیث اورکسی قرآنی آیت میں تضاد پایا جاتا ہے۔تو قرآنی آیت کومشعلِ راہ بناؤاورایسی حدیث کوچھوڑ دو جوقرآن کریم کے خلاف پڑتی ہے۔کیونکہ قرآن کریم کے متعلق تو اللہ تعالیٰ نے ضمانت دی ہے کہ اس کا ایک ایک شوشہ صحیح ہے۔لیکن احادیث کے متعلق ایسی کوئی ضمانت نہیں۔جماعت احمدیہ کے نزدیک قرآن پاک حدیثوں پربھی قاضی ہے۔

حضرت مسیح موعودفرماتے ہیں؛''یہ کہنا غلط ہے کہ حدیث قرآن پرقاضی ہے۔اگرقرآن پرکوئی قاضی ہےتو وہ خودقرآن ہے۔حدیث جوایک ظنی مرتبہ پرہے۔قرآن کی ہرگز قاضی نہیں ہوسکتی''۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد19 صفحہ 62)

عملی خدمت قرآن

اب خاکسارحضرت مسیح موعود کی عملی خدمت قرآن کا ذکرکرتا ہے۔آپ نے سب سے بڑی خدمت قرآن یہ کی ہے کہ آپ نے قرآن کریم کے صحیح معانی سے نسل انسانی کو آگاہ فرمایا ہے۔قرآن کریم حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے۔آپ کی احادیث قرآن کریم کی تفسیر کا رنگ رکھتی ہیں۔مگر احادیث صحیحہ میں معدودے چند آیات کی تفسیر ہے مسلمان مفسرین نے تفاسیر لکھی ہیں مگران کے آپس میں بہت سے اختلافات، نقائص اورکمیاں ہیں جن کا ازالہ نہایت ضروری ہے۔یہ ضروری تھا کہ بعض صحیح اصولوں کے مطابق تفسیر لکھی جائے۔حضرت مسیح موعود نے مندرجہ ذیل اصول واضح فرمائے ہیں۔

الف۔قرآن کریم کا کوئی لفظ بے فائدہ یا بے معنی نہیں ہے۔زائد لفظ کوئی نہیں، ہرلفظ ایک معنی اورحقیقت پردلالت کرتا ہے۔ہمارے عقیدہ اورتجربہ کے مطابق قرآن مجید نے انسانوں کی تمام دینی ضرورتوں کے متعلق کامل اور جامع تعلیم دے دی ہے۔حضرت مسیح موعودنے تحریر فرمایا ہے؛''تمہاری فلاح اورنجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جوقرآن میں نہیں پائی جاتی''۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد19 ص26)

''قرآن شریف کے بعد کسی کتاب کو قدم رکھنے کی جگہ نہیں کیونکہ جس قدرانسان کی حاجت تھی وہ سب کچھ قرآن شریف بیان کرچکا''۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد23 صفحہ 80)

ب۔قرآن کریم میں جوواقعات درج کئے گئے ہیں وہ محض پرانے قصے نہیں ہیں بلکہ آئندہ زمانے کے لئے پیشگوئیاں ہیں نیز ہمارے عبرت حاصل کرنے کے لئے اسباق ہیں۔

ج۔قرآن مجید کی ایسی تفسیر کی جائے جو دوسری آیات سے موید ہو۔

س۔قرآن کریم کے مطالب بیان کرنے کے لئے آپ نے ایک بڑا گُر یہ بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق پیدا کرواوراُسی سے دُعا کروکہ وہ خود ہی اپنی کتاب کے مطالب کھول دے۔ **لایمسّہ الّا المطّھرون** آپ نے اپنے متعلق فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہی مجھ پرقرآن کریم کے مطالب کھولے ہیں۔اورتمام دنیا کو جوآپ نے تفسیرنویسی کے مقابلہ کے چیلنج دیئے ہیں۔وہ اس دعویٰ کا بین ثبوت ہیں۔حضرت مسیح موعودنے ہر رنگ میں قرآن کریم کی عظیم الشان خدمت کی ہے۔آپ نے قرآن مجید کے معانی بیان کرنے اوران کے اصولوں کے بیان کرنے کے علاوہ اور بھی ہرممکن ذریعہ سے قرآن کی خدمت کی ہے مثلاً آپ نے عربی زبان کوترقی دینے کے لئے ہرممکن کوشش فرمائی عربی زبان کواُمّ الالسنہ ہونا ثابت فرمایا۔اپنی جماعت کوعربی پڑھنے کی تلقین عمربھر کرتے رہے۔جماعت احمدیہ کے نزدیک قرآن پاک کی زبان یعنی عربی زبان کامل زبان ہے۔بلکہ ام الالسنہ ہے۔حضرت مسیح موعودتحریرفرماتے ہیں؛''کامل کتاب کے لئے کامل بولی میں اترنا ضروری تھا۔کیونکہ کامل اور ناقص کا پیوند درست بیٹھ نہیں سکتا۔لہٰذا قرآن شریف عربی زبان میں اترا۔جواپنے ہرایک پہلو کے روسے کامل ہے''

(آریہ دھرم روحانی خزائن جلد10 صفحہ 10)

چنانچہ عربی دان پیدا کرنے کے لئے آپ نے قادیان میں مدرسہ احمدیہ قائم کیا۔اسی طرح آپ نے قرآن کریم کی خدمت اس رنگ میں بھی کی ہے کہ ایک ایسی جماعت قائم فرمائی ہے جس کا کام ہی یہ ہے کہ

اوّل۔وہ خودقرآن کے مطالب سمجھیں۔

دوم۔ان پرعمل کریں۔سوم۔دوسروں کواس کے مطالب سمجھائیں۔چہارم۔دوسروں سے بھی قرآنی احکام پرعمل کروائیں۔

حضرت مسیح موعود نے قرآن کریم کے متعلق اپنی جماعت کو نصیحت فرمائی۔

''قرآن شریف کومہجور کی طرح نہ چھوڑ دو۔تمہاری اس میں زندگی ہے۔جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پرعزت پائیں گے۔جو لوگ ہرایک حدیث اور ہرایک قول پرقرآن کو مقدم رکھیں گےان کوآسمان پرمقدم رکھا جائے گا''

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد19 صفحہ 3)

پس جماعت احمدیہ آج دین کی جوخدمت کررہی ہے۔یہ کام دراصل حضرت مسیح موعود کا ہی شروع کیا ہوا ہےاوراس پودے کا بیج حضرت مسیح موعود کا ہی لگایا ہوا ہے۔حضرت مسیح موعودکوقرآن کریم سے حقیقی عشق تھا۔پس اسی وجہ سے آپ ہر وقت قرآن ہی کا ذکرزبان پررکھتے تھے۔آپ کی تحریرات اورآپ کی تقاریراس بات کی شاہد ہیں۔اس کے علاوہ آپ نے اپنی نظمیں بھی قرآن کریم کی مدح میں لکھی ہیں یہ امردلچسپی کا باعث ہوگا کہ مسلمانوں میں ہزارہا شاعرگزرے ہیں لیکن آج تک کسی کو یہ توفیق نہ ملی کہ وہ قرآن کریم کی مدح میں کوئی نظم لکھیں اوربیسیوں اشعارقرآن کریم کی مدح میں لکھے۔جن میں سے مشتے ازخروارے ایک شعرپیش کرتا ہوں۔

قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن نا تمام ہے

پھراس مردحق کی مطیع جماعت کاروان خلافت کے سائے تلے عرصہ ایک صدسال سے قرآن کی خدمت کی جوت دل میں جگائے چہاردانگ عالم میں اپنی بے مائیگی کے باوجودشب وروزسرگرم عمل ہے۔دوصدممالک کی ہزارہاجماعتوں کی بیوت الذکر اورمدرسہ جات میں درس قرآن کریم کویقینی بنائے ہوئے ہے۔اوراب تک پوری کوشش سے ستر بڑی زبانوں میں قرآن کریم کےمکمل ترجمہ کرنے میں کامیاب ہوچکی ہے۔اورایک سوسے زیادہ اہم زبانوں میں قرآن کریم کی اہم آیات کا ترجمہ کررہی ہے۔ ان سب مقامی زبانوں میں لفظی ترجمہ کرنے میں پیش پیش ہے۔قرآنی عالم بنانے کے لئے سب برّاعظموں کے سب اہم ممالک میں 13 جامعات احمدیہ قائم ہو چکے ہیں اور سالانہ سینکڑوں علماء قرآن بن رہے ہیں۔اب جدید وسائل نشرواشاعت سے استفادہ کرتے ہوئے اشاعت قرآن کریم میں ہزار گنا تیزی آ چکی۔روزنامے ہفت روزے، سہ ماہی مجلّہ جات سب ممالک میں شان قرآن بیان کرنے میں مصروف عمل ہیں۔ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے تینوں چینلز مسلسل نور خلافت کی روشنی میں شب وروزاشاعت قرآن کے لئے کمرکسے ہوئے ہیں۔ان ساری کوششوں کا سہرا حضرت مسیح موعود کے ہی سرہے۔حضرت مسیح موعود کے بعدحضرت خلیفۃ المسیح الاول نے قرآن مجید کے درس و تدریس اور دوستوں کے اندرقرآنی علوم سیکھنے کا شغف پیدا کرنے کا فریضہ احسن رنگ میں سرانجام دیا۔ان کے بعدحضرت مصلح موعود نے اللہ تعالیٰ سے قرآنی علوم سیکھےاوردنیا کوچیلنج پیش کیا کہ کوئی شخص قرآن مجید کی تفسیراوراس کے معارف

باقی صفحہ 6 پر

مکرم شوکت علی صاحب

میرے ہم زلف انجینئر شاہین سیف اللہ صاحب

میرے ہم زلف انجینئر شاہین سیف اللہ خان صاحب بعمر 64سال وفات پاگئے۔1989ء کو ان کی نسبتی ہمشیرہ سے میری شادی ہوگئی۔ لہٰذا شاہین صاحب سے رشتہ داری ہوگئی اور اچھے تعلقات استوار ہوگئے۔ مرحوم اپنے اندر بہت سی خوبیاں رکھتے تھے۔ چندایک کا ذکر کرتا ہوں۔

میں نے اپنی زندگی میں جوانجینئرز لاہور وغیرہ میں دیکھے تھے ان کی بڑی ٹھاٹ بھاٹ دیکھی کوٹھی، کاریں، پیسے کی ریل پیل دیکھی جبکہ شاہین صاحب جیسے انجینئر سے واسطہ پڑا تو ہر چیز الٹ نظر آئی کہ ایک ایسا انجینئر جوکہ لاکھوں روپیہ تنخواہ پاتا ہے۔ انتہائی قابل، لیکن نہ اپنا ملکیتی گھر، نہ کار، نہ مہنگے کپڑے، نہ امیرانہ طور طریقے یعنی کہ سادگی کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔ انتہائی سادہ کپڑے پہننا سادہ اور سستے جوتے پہننا، عام بسوں میں سفر کرنا۔ سادہ کھانا کھانا، میں اس لئے یہ لکھ رہا ہوں کہ میں نے ان کو بڑے قریب سے دیکھا ہے کیونکہ کچھ عرصہ سے جب بھی ربوہ آتے تو خاکسار کے گھر رہائش رکھتے۔ عیدوں پر بھی خاکسار کے گھر رہتے کبھی بھی تازہ یا اپنی کسی پسند کا ذکر نہ کرتے ہوئے کھانا نہ مانگتے جو بھی پکا ہوتا گرم ہوتا ٹھنڈا ہوتا بخوشی قبول کرتے یہاں تک کہہ دیتے کہ اگرکوئی پرانا بچا ہوا سالن ہے تو وہ دے دیں۔ مجھے علم تھا کہ رات کو دودھ پیتے ہیں لیکن کبھی نہ مانگا میں بھی پوچھتا شاہین صاحب دودھ پینا ہے تو کہہ دیتے پی لوں گا۔

ایک بار ائیر پورٹ پر کسی عزیز کو لینا تھا تو ہم ربوہ سے گئے اور شاہین صاحب لاہور سے ایئرپورٹ پہنچے ایسے لگتا کہ شائد اس انسان کی آمد چند ہزار ہے۔لیکن چند ہزار نہ تھی لاکھوں میں تھی لیکن وہ تمام دوسرے لوگوں کے لئے تھی۔کوئی بھی جوان کو مل جاتا کہ میں بیمار ہوں علاج کروانا ہے۔تو مکمل طور پر اس کے لئے تیار ہوجاتے ۔جس طرح کہ طرح میری بیٹی کا آپریشن ہونا تھا لاکھوں روپیہ خرچ کرڈالا جب بھی واپس کرنے کی کوشش کی تو انکار کر دیتے نہ ہی لیے پھران کے برادر نسبتی کی بیوی بیمار ہوئی تو لاکھوں روپیہ خرچ کرڈالا دل کھول کر چندے ادا کرتے۔ ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور پھر یہی نہیں کہ رقم دے دیتے بلکہ مسلسل رابطہ بھی رکھتے۔ رابطے کا تو یہ حال تھا خاندان کے چھوٹے بچے سے لے کر بڑے تک ایک ذاتی رابطہ رکھا ہوا تھا ہر ایک کے ساتھ محبت کرتے تھے جوکہ فوت ہونے کے بعد پتہ چلتا ہے جب بچہ بچہ اور بڑے بھی شاہین صاحب شاہین صاحب کہتے اور ان کی باتوں کو یاد کرتے ہیں اور اداس ہوتے ہیں۔ ایمانداری کا یہ حال تھا کہ جب موٹروے بن رہی تھی تو چکوال یونٹ پر تھے خاکسار کو فون کیا کہ میرا گھریلو سامان ربوہ سے چکوال ٹرک کے ذریعہ بھجوا دو کرایہ ادا کروں گا میں نے کہہ دیا آپ کمپنی کا ٹرک بھیج دیں کہنے لگے ایسا سوچنا بھی نہیں یہ میرا ذاتی کام ہے۔نوکری کے دوران بڑی بڑی رشوت بھی پیش ہوتی رہی لیکن شاہین صاحب کے قدم نہ ڈگمگائے۔ یہاں تک کہ شیخوپورہ کے یونٹ پر ٹھیکیداروں نے مارکٹائی بھی کی لیکن ایمانداری پر قائم رہے۔ ایسے فرشتہ سیرت انسان نے دوسروں کو آرام پہنچانے کے لئے اپنی زندگی کو انتہائی مشکل میں ڈالے رکھا پھر خدا کے اس نیک بندے پر ایسے ایسے ابتلا آئے جوکہ آپ نے انتہائی صبر اور بغیر شکوہ کے برداشت کئے ان کی اولاد صرف دو بیٹیاں تھی ان میں سے بھی ایک بیٹی بعمر 17 سال وفات پا گئی تھی۔ جوکہ بہت بڑا صدمہ تھا۔

ان کی زندگی پر بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے لیکن اسی پر اکتفا کرتے ہوئے۔ تمام احمدیوں سے درخواست دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی بیٹی کو اولاد جیسی نعمت سے نوازے۔ ان کی بیوہ کو جوکہ شوگر کی مریضہ ہیں صحت وسلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور ان کو اپنا ملکیتی گھر بنانے کی توفیق دے جوکہ شاہین صاحب نے اپنی زندگی میں شروع کروا رکھا تھا لیکن بہت سی وجوہ سے مکمل نہ ہوسکا اب ارادہ ہے کہ یہ مکمل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو اور ان کی بیوہ و بیٹی اور داماد کو ہمیشہ خوش وخرم رکھے۔ آمین

بقیہ صفحہ 5 خدمت قرآن

اور حقائق و لطائف بیان کرنے میں میرا مقابلہ کرلے۔ پھر ان کے بعد حضرت ناصر دین نے تو ساری دنیا کے دورہ جات کر کے قرآن کریم کو دنیا کی مزید بڑی زبانوں میں ترجمہ کروا کر گھر گھر پہنچانے کا پروگرام بنایا۔ خلیفہ رابع نے تو اس کام کو اوج ثریا تک پہنچا دیا۔ اب حضرت مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس اہم اور بابرکت کام کو مزید نئی زبانوں میں وسعت دینے میں شب و روز اپنے انصار و خدام کے ساتھ مصروف عمل ہیں۔ الغرض حضرت مسیح موعود نے قرآن کریم کی بہت عظیم الشان خدمت کی ہے۔ جس کی نظیر چودہ سو برس میں ملنا بہت مشکل ہے۔ یہ آپ کی کوششوں کا نتیجہ ہی تو ہے کہ قرآن جسے لوگ نظر انداز کر چکے تھے اور گویا اس زمین سے اُٹھ گیا ہوا تھا۔ وہ پھر اس زمین پر اُتارا گیا ہے اور یہ پیشگوئی کس شان سے پوری ہوئی ہے کہ **لوکان القرآن معلقاً باالثریا**...... واقعی قرآن کرّہ ارض سے اٹھ چکا تھا. مگر اس فارسی النسل جوان کی ہمت اور کوششوں کے نتیجہ میں آج دوبارہ دنیا میں رائج ہوگیا ہے۔

م۔فیروز

میرے ابا مکرم ملک محمد الدین اور امی مکرمہ ناصرہ بیگم کی یاد میں

میرے والد محترم 1924ء میں کبیر والہ میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے 18 سال کی عمر میں 1942ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ پہلے بیعت میرے بڑے ابا مکرم ملک نورالدین صاحب نے اور پھر اس کے بعد والد صاحب نے کی۔ میرے دونوں بزرگوار مکرم ملک غلام محمد صاحب اور ڈاکٹر عبدالسلام کے والد بزگوار کی دعوت الی اللہ سے احمدیت کے نور سے مشرف ہوئے۔ والد صاحب بتایا کرتے تھے کہ بیعت کرنے کے بعد نہ تو انہوں نے کبھی نماز ترک کی اور نہ نماز تہجد۔ وفات کے وقت بھی وہ نماز تہجد کے لئے اٹھے مگر خدا نے اتنی مہلت نہ دی۔ 9اور 10 مارچ 2011ء کی درمیانی شب خدائی تقدیر غالب آئی اور یہ خدا کا پیارا بندہ اپنے رب کے حضور حاضر ہوگیا۔

میرے والد صاحب کچھ عرصہ قادیان مدرسہ احمدیہ میں بھی پڑھتے رہے کچھ وجوہ کی بنا پر اپنی تعلیم جاری نہ رکھ سکے اور واپس آ گئے۔ مطالعہ کا انہیں انتہا کا شوق تھا جب بھی کوئی کتاب شروع کرتے جب تک ختم نہ کرلیتے واپس نہ رکھتے۔ والد صاحب کے پاس سلسلہ کی بہت سی نادر کتب تھیں گویا ایک لائبریری کا گمان ہوتا۔ حافظہ بھی بلا کا تھا مطالعہ بھی بہت وسیع، اگر کبھی دعوت الی اللہ کے دوران کسی بات کا حوالہ دینا ہوتا تو کتاب کی ضرورت نہ پڑتی کتاب کا نام اور حوالہ زبانی یاد ہوتا۔

1953ء کے فسادات میں مالی طور پر بہت نقصان بھی اٹھانا پڑا۔ میری بڑی بہن کی عمر اس وقت قریباً دو سال تھی، بہت بیمار ہوگئی حالات اتنے خراب تھے کہ ڈاکٹر کے پاس لے جانا بھی مشکل تھا محترم بڑے ابا نے کہا کہ یہ بچی نہیں مر سکتی اگر یہ مرگئی تو ہم لوگوں کے سامنے جھوٹے پڑ جائیں گے، دونوں بھائی سجدے میں خدا کے حضور گر گئے اور رو رو کر دعا کی کہ اے خداوند تعالیٰ تو اس بچی کو معجزانہ طور پر صحت عطا کر دے۔ امی بتاتیں ہیں کہ دوسرے دن یہ بچی خدا کے فضل سے تندرست ہونا شروع ہوگئی اور تین چار دن میں مکمل طور پر صحت مند ہوگئی اور اب بھی کراچی میں رہتی ہیں۔

میرے والد صاحب اور بڑے ابا جان دونوں پانچ ہزاری تحریک جدید کے مجاہدین میں سے تھے جماعتی طور پر بھی ان دونوں بھائیوں نے صدر جماعت، تحریک جدید، وقف جدید اور سیکرٹری مال اور سیکرٹری دعوت الی اللہ کے عہدوں پر خدمات سرانجام دیں ہمارا گھرانہ احمدیت کا گڑھ سمجھا جاتا تھا مخالفین کہتے تھے کہ ان دونوں بھائیوں کو ختم کر دو تو کبیر والہ سے احمدیت ختم ہوجائے گی۔

میری والدہ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ غیر از جماعت فیملی سے میرے والد کے عقد میں آئیں تھیں۔ میرے والد صاحب نے بیعت کرنے کو کہا والدہ صاحبہ چونکہ پڑھی لکھی تھیں انہوں نے کہا کہ پہلے میں جماعتی کتب کا مطالعہ کروں گی جب دل مطمئن ہوگا تو بیعت کرلوں گی پھر دو سال مختلف کتب کا مطالعہ کرنے کے بعد بیعت کر لی اس دوران بہت مسائل کا سامنا بھی کرنا پڑا 1953ء اور 1974ء کے واقعات سے ان کے ثبات قدم میں فرق نہ آیا، جماعتی کتب اور رسائل کا مطالعہ بھی خوب کرتیں، دعوت الی اللہ بھی کرتیں، بہت عرصہ تک صدر لجنہ اماء اللہ کبیر والہ اور سیکرٹری مال کے فرائض بھی انجام دیئے دورہ جات کے لئے کبیر والہ کے دور دراز گاؤں میں جاتی تھیں۔ 1953ء میں خدائی مدد کا واقعہ سناتی تھیں کہ محلے والوں نے بائیکاٹ کر دیا کوئی سبزی دودھ دینے کو تیار نہ تھا ایک بزرگ آتا گلی میں آواز لگاتا سبزی لے لو۔ ہماری امی جان اور بڑی امی (تائی) جان اس سے سبزی خرید لیتیں۔ وہ بتاتی ہیں کہ اس کے پاس تھوڑی سی مختلف قسم کی سبزیاں ایک چھابے میں ہوتی تھیں گلی میں چند قدم دور جاتا ہوا دکھائی دیتا پھر غائب ہو جاتا۔ امی نے محلے والوں سے بھی تصدیق کی کہ آپ بھی اس سبزی والے سے سبزی لیتے ہیں تو انہوں نے کہا ہم نے تو گلی میں کوئی سبزی والا نہیں دیکھا یہ بھی ایک خدائی مدد تھی جب حالات ٹھیک ہوگئے تو وہ کبھی نظر نہ آیا۔

میرے والد صاحب مہمان نواز بھی بہت تھے جو بھی امیری غریبی میں میسر ہوتا مہمان کی خاطر مدارت کرتے خاص کر مرکز سے آنے والوں کا بہت ہی احترام کرتے اکثر مرکز سے آنے والے میرے والد کے ہاں ٹھہرتے بہت عرصہ بیت الذکر نہ ہونے کی وجہ سے ابا کا گھر مرکز جمعہ رہا جمعہ کے روز جمعہ کی تیاری، برآمدے میں پردے ٹانگ کر عورتوں اور مردوں کے لئے نماز جمعہ کا اہتمام کیا جاتا۔ ابا کو لمبا عرصہ تک امامت اور خطبہ جمعہ دینے کا شرف حاصل رہا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے والدین کے درجات بلند فرمائے اور اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ کر جنت الفردوس کے اعلیٰ مقام سے نوازے اور ہم بہن بھائیوں کو ان کی دعاؤں کا وارث بنائے آمین۔ میرے والد کی بڑی خواہش تھی کہ ان کی اولاد بھی اسی طرح جماعتی خدمات انجام دے۔ اللہ کے فضل سے ابا کے داماد اور بیٹے یہ سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

بقیہ صفحہ 2۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

4:05 pm	سواحیلی سروس
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	زندہ لوگ
6:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 دسمبر 2005ء
7:05 pm	بنگلہ سروس
8:15 pm	دعائے مستجاب
9:00 pm	ایم ٹی اے سپورٹس
9:35 pm	فقہی مسائل
10:15 pm	دعائے مستجاب
11:05 pm	ایم ٹی اے عالمی خبریں
11:20 pm	اجتماع مجلس انصاراللہ بیلجیئم

15 ستمبر 2011ء

12:10 am	ایم ٹی اے سپورٹس
12:30 am	دعائے مستجاب
1:05 am	ریئل ٹاک
2:10 am	فقہی مسائل
2:50 am	چلڈرنز کلاس
3:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 دسمبر 2005ء
5:30 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
6:15 am	لقاء مع العرب
7:15 am	فقہی مسائل
7:50 am	حضرت مسیح ناصریؑ کا اصل پیغام
8:20 am	دعائے مستجاب
8:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 دسمبر 2005ء
9:50 am	جلسہ سالانہ قادیان 2005ء
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:20 am	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
12:25 pm	یسرنا القرآن
1:05 pm	فیتھ میٹرز
2:15 pm	قرآنک آرکیالوجی
2:50 pm	انڈونیشین سروس
3:55 pm	پشتو سروس
4:45 pm	تلاوت قرآن کریم
4:55 pm	بنگلہ سروس
6:00 pm	زندہ لوگ
6:35 pm	ترجمۃ القرآن
7:55 pm	قرآنک آرکیالوجی
8:30 pm	خلافت کا سفر
9:15 pm	یسرنا القرآن
9:40 pm	فیتھ میٹرز
11:00 pm	ایم ٹی اے عالمی خبریں
11:15 pm	جلسہ سالانہ قادیان 2005ء

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم مظفر احمد صاحب کارکن دفتر جائیداد صدر انجمن احمدیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے نواسے دانش احمد کی تقریب آمین مورخہ 3 ستمبر 2011ء کو بعد نماز عصر منعقد کی گئی۔ جس میں مکرم شیخ محمد نعیم صاحب مربی سلسلہ نے بچہ سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کرائی۔ عزیزم نے ساڑھے چھ سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو قرآن مجید کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم احمد خاں صاحب منگلا بیوت الحمد کالونی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم محمد اظہر صاحب منگلا مربی سلسلہ و بہو مکرمہ لبنیٰ اظہر صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 29/اگست 2011ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کو وقف نو میں شامل کرتے ہوئے بلال اظہر نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم امتیاز احمد صاحب باجوہ دارالفتوح غربی ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

اسی طرح خاکسار کی بیٹی مکرمہ قمر النساء صاحبہ زوجہ مکرم فرید محمود مبشر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے 9/اگست 2011ء کو دو بیٹوں کے بعد بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل کرتے ہوئے مہرین محمود نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری احسان الرحمٰن صاحب بسراء مرحوم باب الابواب ربوہ کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم مرزا منظور احمد صاحب سیکرٹری تعلیم حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا بیٹا مرزا مشہود احمد بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔

سانحہ ارتحال

مکرم مغفور احمد قمر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خوشدامن مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری سردار احمد صاحب مرحوم آف ناصر آباد شرقی ربوہ ایک لمبی علالت کے بعد مورخہ 22/اگست 2011ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 77 سال تھی۔ اگلے روز بیت المبارک میں بعد نماز ظہر مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ملک خالد مسعود صاحب صدر مجلس کارپرداز نے دعا کروائی۔ مرحومہ نہایت مخلص، نیک، احمدیت کی فدائی، خلافت کے ساتھ محبت و عشق کا تعلق رکھنے والی اور تہجد گزار خاتون تھیں اور محلّہ کے بچے اور بچیوں کو سالہا سال تک قرآن کریم پڑھاتی رہیں۔ وفات کے وقت آپ کے پسماندگان میں چار بیٹے مکرم مراد بہادر صاحب مکرم دلاور احمد صاحب کراچی، مکرم نثار احمد صاحب لندن مکرم افتخار احمد صاحب جرمنی تین بیٹیاں خاکسار کی اہلیہ مکرمہ سکینہ پروین صاحبہ مکرمہ یاسمین صاحبہ اہلیہ مکرم لیاقت علی صاحب آف ناروے اور مکرمہ سلمیٰ شاہین صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری تنویر احمد صاحب دارالنصر ربوہ ہیں نیز کثیر تعداد میں اللہ کے فضل سے پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرماتے ہوئے اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم بشارت احمد صابر صاحب کارکن دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم عبدالرشید تبسم صاحب سابق کارکن دفتر وقف جدید اور سابق سیکرٹری وقف نو شکور پارک بلاک لیڈر رحمت بلاک مورخہ یکم ستمبر 2011ء کو بقضائے الٰہی فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بعمر تقریباً 63 سال وفات پا گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز ظہر بیت اقبال دارالنصر غربی میں ادا کی گئی اور تدفین کے بعد مکرم عطاء البصیر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحوم خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے اور بہت ملنسار وجود تھے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور اہلیہ و دیگر عزیزوں کو صبر و حوصلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دعا نعم البدل

مکرم محمد سرور صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا بیٹا عزیزم منیب احمد مورخہ 5 ستمبر 2011ء کو اچانک بعمر اڑھائی سال وفات پا گیا۔ اسی دن بعد نماز عصر بیت الرضاء ناصر آباد جنوبی میں مکرم عدنان احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ نے جنازہ پڑھایا۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم اکبر احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ نائیجر نے دعا کرائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ پسماندگان خصوصاً والدین کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

تصحیح رزلٹ نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول

امسال جماعت دہم کے بورڈ کے امتحانات میں گرلز سکول نصرت جہاں اکیڈمی کی 38 طالبات نے شرکت کی اور بفضل اللہ تعالیٰ تمام طالبات نے کامیابی حاصل کی۔ عزیزہ شانزے جمال بنت مکرم جمال الدین نور صاحب نے 996/1050 نمبر حاصل کر کے اول، عزیزہ فارعہ منصور بنت مکرم منصور احمد تاثیر صاحب نے اور عزیزہ خولہ احمد بنت مکرم خواجہ ایاز احمد سجاد صاحب نے 968/1050 نمبر حاصل کر کے دوئم اور عزیزہ حناء ارشد بنت مکرم ارشد علی اختر صاحب نے 948/1050 نمبر حاصل کر کے سوئم پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ کے فضل سے ادارہ کا یہ رزلٹ سو فیصد رہا۔ 12 طالبات نے 900 سے زیادہ نمبر حاصل کئے۔ 25 طالبات نے A+، 12 طالبات نے A اور 1 طالبہ نے B گریڈ حاصل کیا۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ان طالبات کو آئندہ زندگی میں بھی کامیابیاں عطا فرمائے اور محض اپنے فضل سے ادارہ اور طالبات کو مزید ترقیات سے نوازے۔ آمین

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول)

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکوئیٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ائیرکنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

خبریں

کوئٹہ میں دوخودکش حملے

کوئٹہ کے علاقے سول لائنز میں کمشنر آفس کے قریب دوخودکش حملے ہوئے۔حملوں میں ایف سی کی گاڑی اور ڈی آئی جی ایف سی کے گھر کوٹارگٹ کیا گیا۔دھماکے اتنے شدید تھے کہ قریبی عمارتوں کے شیشے ٹوٹ گئے اور متعدد گاڑیوں کونقصان پہنچا۔حملوں میں ڈی آئی جی ایف سی کی اہلیہ اور 3ایف سی اہلکاروں سمیت 25/افراد جاں بحق ہو گئے ۔ جبکہ ڈی آئی جی ایف سی سمیت 50افرادزخمی ہوگئے ہیں۔

نئی دہلی میں ہائیکورٹ کے باہر بم دھماکا

نئی دہلی میں ہائیکورٹ کے باہر بم دھماکا ہوا۔جس کے نتیجہ میں 9/افراد ہلاک اور 45زخمی ہو گئے۔

پاکستان اور چین کے درمیان نئے ریل رابطوں پر مذاکرات شروع، بھارت پریشان

پاکستان اور چین کے درمیان آزاد کشمیر کے شمالی علاقوں کو کاشغر سے جوڑنے کیلئے نئے ریل رابطے کے قیام پر باضابطہ مذاکرات شروع ہو گئے۔مجوزہ ریلوے لائن آزادکشمیر کے شمالی علاقوں کو کاشغر سے جوڑے گی جوکہ چین کے رنجیانگ صوبے کا ایک زمانے میں اہم سلک روٹ کے طور پر جانا جاتا تھا۔ اس ریلوے لائن کی وساطت سے خلیج سے شنگھائی تک چین کے تمام تجارتی رابطوں کو 5ہزار میل تک کم کیا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں پاکستان اور چین کے درمیان گیس اور تیل کی پائپ لائن بچھانے پربھی مذاکرات شروع ہو گئے ہیں ۔ان مذاکرات کی وجہ سے بھارت میں تشویش کی لہر بڑھ گئی ہے۔

ترکی نے اسرائیل کے ساتھ فوجی وتجارتی تعلقات منقطع کر دیئے

ترکی نے اسرائیل کے ساتھ تمام فوجی وتجارتی تعلقات منقطع کرنے کا اعلان کرتے ہوئے تین اہم اسرائیلی سفارتکاروں کو 48 گھنٹے میں ملک چھوڑنے کا حکم دے دیا جبکہ اسرائیل نے بھی احتجاجاً ترکی کے تین سفارت کاروں کوملک بدر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

گندم کی فصل کیلئے خطرناک وائرس ایران پہنچ گیا سندھ میں حملے کا خطرہ

گلوبل وارمنگ کے تحت گندم کی فصل کا خطرناک وائرس Ug-99 گرم علاقوں سے سفر کرتا ہوا ایران پہنچ گیا۔ پاکستان اس لحاظ سے اس خطہ میں واقع ہے جہاں Ug-99 جرثومہ کے پیدا ہونے کے مواقع کم ہیں مگر گرمیوں میں درجہ حرارت کے بڑھنے سے گلوبل وارمنگ کے تحت جرثومہ کو اگر موقع مل گیا تو سندھ کا علاقہ براہ راست اس کے حملے کی زد میں آ سکتا ہے۔

ملائیشیا، چین اسمگل کی جانے والی ہاتھی دانت کی بڑی کھیپ ضبط

ملائیشین حکام نے چین اسمگل کی جانے والی ہاتھی دانت کی بڑی کھیپ ضبط کرلی۔کسٹمز انسپکٹرز نے ملائیشیا کی سب سے بڑی بندرگاہ ''کالانگ'' سے 10لاکھ ڈالر مالیت پر مشتمل 695افریقی ہاتھی دانت کی کھیپ پکڑ لی۔ یہ کھیپ دوکنٹینرز میں بند تھی جوتنزانیہ سے ملائیشیا پہنچی تھی اور یہاں سے چین بھجوائی جاتی تھی۔قانون نافذ کرنے والے اداروں نے ہاتھی دانت سمگلنگ میں ملوث گروہ تک پہنچنے کیلئے تحقیقات کا دائرہ وسیع کردیا۔

انٹرنیشنل ہاکی فیڈریشن نے بھارت سے چیمپئنز ٹرافی کی میزبانی واپس لے لی

انٹرنیشنل ہاکی فیڈریشن نے بھارت سے چیمپئنز ٹرافی کی میزبانی واپس لے لی ۔جس کا باقاعدہ اعلان کر دیا گیا ہے۔ایف آئی ایچ کے مطابق میزبانی بھارت میں بالادستی کی کھینچا تانی پر واپس لی گئی ۔ بھارت براہ راست چیمپئنز ٹرافی نہیں کھیل سکے گا۔ نئے میزبان ملک کا فیصلہ ایک ہفتے میں کر دیا جائے گا۔

ربوہ میں طلوع وغروب 8 ستمبر

طلوع فجر	4:21
طلوع آفتاب	5:45
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	6:26

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیزاللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

روحی ڈپریشن کی مفید مجرب دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 -6211434

WEDDING | PARTY | EVERYDAY
SHARIF JEWELLERS
Rabwah SINCE 1952
Aqsa Road 6212515 6215455
Railway Road 6214750 6214760
www.sharifjewellers.com

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی وسکنی
زمین خرید وفروخت کی بااعتماد ایجنسی 0333-9795338
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر: 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
219 Loha Market Landa Bazar Lahore
Tel:+92-42-7630066,7379300
Mob:0300-8472141

روغن زعفرانی مہرے، مرچے، موڑھے، گٹے، گوڈے کی درد سے فوری نجات
حکیم منور احمد عزیز چک چٹھہ حافظ آباد والے دارالفتوح شرقی ربوہ
فون 0476214029 موبائل: 03346201283

نورتن جیولرز ربوہ
فون 6214214 فون گھر
دکان 6216216 047-6211971:

COSMEDERM LASER کوسمیڈرم لیزر
غیرضروری بالوں کا مستقل خاتمہ ● ایشیائی جلد کیلئے جدید ترین مشین
Other Available Treatments acne acne scarring, fillersbotox, pigmentation, hair transplant
147-M Gulberg 3- Off Ferozepur Road Lahore
0321-4431936,By appt only
042-35854795
RWP Branch 0333-5221077

لاہور کے تمام علاقوں ڈیفنس ویلنشیا اور جوہرٹاؤن وغیرہ میں کوٹھیوں اور پلاٹس کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
عمر اسٹیٹ
فون: 042-35301549-50-042-34890083
موبائل: 042-35418406-37448406-0300-9488447
ای میل: umerestate@hotmail.com
452.G4 مین بولیوارڈ، جوہرٹاؤن II لاہور
طالب دعا: چوہدری اکبر علی

AHMAD MONEY CHANGER
We Deal in All Foreign Currencies
You are always Welcome to:
PREMIER EXCHANGE CO.'B' PVT. LTD. State Bank Licence No.11
Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230,35713728,35752796,35713421,35750480
Fax: 35760222 E-mail: amcgul@yahoo.com

FR-10

HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S
HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S
HAROON'S HAROON'S HAROON'S
HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S
HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S
HAROON'S HAROON'S HAROON'S HAROON'S
Islambad Pndi Lahore HAROON'S HAROON'S